Registered

No. L. 89.

پنجاب نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳۸) مطبوعہ ۲۲ ستمبر ۱۸۹۹ء بروز جمعہ جلد (۲۷)

گلدستۂ اخبارات

کشمیر میں نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب کے خیرمقدم کی بڑی دھوم دھام سے تیاریاں ہو رہی ہیں عالیشان دعوت ہوگی۔ آتشبازی چلائی جائیگی نواب ممدوح سرینگر میں صرف چار دن رہیں گے باقی ایام وادی لیدر میں کاٹینگے ؛

علیگڈھ میں ٹرسٹیان کالج نے مسٹر تھیوڈور ماریسن کو مسٹر بیک کی جگہہ مقرر کیا ؛

دکن و کاٹھیاواڑ و پونا سے بارش کی خبر آئی ساحل ملابار پر برسات کا رنگ جم رہا ہے ؛

جنوبی مرہٹہ ریلوے درمیان کوراگام و ستارہ کثرت بارش کے سبب ٹوٹ گئی۔ خیر پھر بنجائیگی ؛

کلکتہ کے اڈیٹر اخبار ہتبادی نے آنند بازار پتر کا کے مالکوں اڈیٹروں پر نالش لائبل دائر کی ؛

ڈاکٹر جے۔ سائیم صاحب بہادر ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب آئیندہ اپریل میں پنشن لینے والے ہیں ؛

لاہور میں سول سٹیشن و انارکلی کی پولیس میں دو سارجنٹ ۔ ۵ کنسٹبل بڑھیں گے۔ دوم و سوم گریڈ سارجنٹوں کی تنخواہ میں اضافہ ہوگا ؛

پنجاب گورنمنٹ کے دفاتر ۳ اکتوبر کو شملہ میں بند۔ ۹ کو لاہور میں کھلیں گے ؛

بشپ صاحب کلکتہ ۲۹ ستمبر کو شملہ پہنچیں گے ۲۵ نومبر تک واپس کلکتہ ہونگے جن مقامات میں وعظ ہوگا یہہ ہیں۔ شملہ ۔ راولپنڈی ۔ الہ آباد ۔ لکھنؤ ۔ جبلپور ؛

حضور کمانڈرانچیف ۱۰ نومبر کو شملہ سے چلیں گے پشاور تک جاویں گے ۱۷ دسمبر کو کلکتہ پہنچیں گے ؛

جبلپور میں خفیہ پولیس نے غضب کی خدمت کی ایک جگہہ دس ہزار کا ڈاکہ پڑا تھا تمام مال نکالا اور ۱۷ ڈاکو گرفتار کئے ؛

کلکتہ میں کونسل آئین بنگالہ کے اجلاس بڑے زور شور سے ہو رہے ہیں میونسپل بل پیش ہے ؛

مسٹر اے۔ بگلارک اسسٹنٹ سکرٹری سررشتہ فارن ہند ۲ سال کی فرلو پر جاویں گے مسٹر ایلیٹ ان کی جگہہ پر ہونگے ؛

جودھپور بیکانیر ریلوے کو بیکانیر سے بھٹنڈا تک بڑھانے کی منظوری آگئی ؛

کولہاپور میں پولیٹیکل ایجنٹ کو زہر دینے کی سازش عجیب طرح ظاہر ہوئی۔ چار آدمی پکڑے گئے ایک دیسی عیسائی ۲ تانبائی ایک خانساماں ؛

پنچ محل (بمبئی) کے مقام جہالود میں سخت فساد ہوا کئی آدمی قتل ہوئے بھیل وغیرہ تنگ کرتے ہیں ؛

سارا گڑھی کے بہادر سکھوں کی یادگار کا چندہ اب بند ہوگیا ۵۰۴۰۰ تک پہنچا ؛

فری آرنج سٹیٹ نے ٹرنسوال کی طرفداری اختیار کی۔ جلسہ میں قرار پایا کہ در صورت جنگ برطانیہ کے فری آرنج سٹیٹ ٹرنسوال کی پوری پوری مدد کریگا ؛

جنگ ٹرنسوال کے برٹش فوجی انتظام زور زور پر ہیں عہدے بھرے جا رہے ہیں۔ نٹال میں حفاظت راہ کے لئے کرنل ریوارڈ اور کرنل ہنری رابنسن مقرر ہوئے۔ یہہ دونوں افسران ولایت سے روانہ کیپ ہوگئے ؛

برطانیہ کا الٹی میٹم بڑا مفصل ہے برابری قائم اور پارلیمنٹ ٹرنسوال میں یولنڈر ممبروں کو انگریزی میں گفتگو کی اجازت بھی چاہی ہے ؛

جنرل سر جارج وائٹ ولایت سے روانہ ٹرنسوال ہوگئے اور کرنل آرڈف اور کرنل آئن ہملٹن بھی ہمراہ ہیں جنگ کی پوری پوری تیاریاں

مہاراجہ صاحب کوچ بہار نے گورنمنٹ سے التجا کی کہ جنگ ٹرنسوال میں جانے کی اجازت ملے ؛

مہم ٹرنسوال کے لئے کلکتہ و بمبئی سے فوجیں جا رہی ہیں۔ گورنمنٹ ہند اب تک ۳۰ دخانی جہاز کرایہ پر لے چکی اور بھی کرایہ پر لینے کے لئے پسند کئے جاتے ہیں ؛

ٹرنسوال کی والسکراڈ میں برٹش الٹی میٹم پر غور و تفکر کے بعد مباحثہ ختم ہوا اور جواب تیار ہو رہا ہے ؛

ایم ڈلکاسی وزیر خارجہ فرانس نے اپنے کنسل جنرل ٹرنسوال کو نصیحت کی کہ ٹرنسوال کو سمجھائے کہ برٹش مطالبات منظور کرے ؛

تجویز کی گئی ہے کہ قدیم مشن چرچ کلکتہ میں بجلی کی روشنی کی جاوے اور بجلی کے وسیلے سے ہی پنکھے چلائے جایا کریں۔ اس واسطے اکتوبر کے مہینے میں گرجا استعمال نہ کیا جاویگا ؛

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ ایڈیٹر۔

ایڈیٹوریل کارسپانڈنٹس:
پادری ایچ۔ گولکناتھ صاحب، پادری غلام مسیح صاحب
پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے، پادری پی۔ سی۔ اوپل صاحب
پادری جی۔ ایل۔ ٹھاکرداس صاحب، پادری جیمل سنگھ صاحب
مسٹر الیس ناصر صاحب، مسٹر مسیح الدولہ صاحب
پادری کدارناتھ صاحب منت

مقدمہ ڈریفس کا فیصلہ

ڈریفس کے پھر مجرم قرار دینے پر اخبارات یوروپ وامریکہ میں فرانس کی مخالفت پائی جاتی ہے۔ اگرسب کچھ بھی فیلنگ ہے تو اندیشہ ہے کہ یہہ طغیانی اب بھی حکومت فرانس کو بہالے جائے۔ اخبار ٹائیمز نے لکھا کہ زمانہ جدید میں انصاف کے ساتھ ایسی شرمناک رنڈی بازی آج تک نہ کی گئی تھی جیسی کہ فرانس میں کی گئی ہے غضب نہیں ہے تو کیا ہے کہ ایک ملک جو باقاعدہ گورنمنٹ رکھتا ہو اور طاقتور مددگاروں کی ڈینگ مارتا ہو اپنی عدالت کو انصاف اور عزت اور صداقت کے اسطرح بیرحمانہ طور پر عمداً کچلنے کی اجازت دے۔ اس فیصلہ سے دو عظیم طاقتوں کی صریح توہین پائی جاتی ہے اور نیز تمام عالم کی عام رائے اور انسانیت کی ضمیر اس پر تھرا اُٹھی ہے۔ سٹینڈرڈ جو ایک اور زبردست اخبار لندن کا ہے وہ لکھتا ہے اب تک یہ ممکن تھا کہ شکست میں بھی فرانس کی عزت کی جاتی۔ لیکن آیندہ کو قیصر کی عقلمندی اسی میں ہوگی کہ وہ بسمارک کی پالیسی اختیار کریں اور فرانس کو اپنے ہی عرق میں سڑنے دیں۔ ڈیلی ٹیلیگراف بلحاظ اشاعت کے لندن کا سرتاج اخبار ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ فرنچ متعصبوں اور اخبارات نے تہذیب کے رجسٹر سے فرانس کا نام مٹادیا ہے کہ جہان پر بے قصوری خلاف قانون ہے جرمنی کے اخبارات بقول انگریزی اخبارات اس فیصلہ کو بزدلانہ اور وحشیانہ لکھ رہے ہیں۔ وہ ججوں کی نسبت کہتے ہیں کہ لیسنگ کے تماشہ ناٹک میں یہودیوں کے زندہ جلادینیوالے متعصب کے بھائی ہیں وہ کہتے ہیں کہ فرانس کو اس جرم کے ارتکاب سے روکنے کیلیے جرمنی سے جہانتک ممکن تھا اُسنے کیا اور وہ سنجیدہ بگاڑ پیدا ہونے کی پیشین گوئی کرتے ہیں۔ اٹلی کے اخباروں کی نسبت لکھا گیا کہ بجز دو کے وہ بھی مخالفانہ ہیں اور روسی اخبارات بھی اس فیصلہ کو ناراضی سے دیکھتے ہیں + خبر ہے کہ پوپ آف روم تقدس مآب نے ڈریفس کے کونسل ایم۔ لوبٹ کو ایک مطول پیغام تار بھیجا ہے۔ وائنا (آسٹریا) میں بھی سخت تشویش اور جوش ہے اور ایسا جوش صرف ایک دفعہ پہلے دیکھا گیا یعنے جبکہ شہنشاہ بیگم کے قتل کی ناگہانی کی خبر سُنی تھی۔ امریکا میں بیان کیا گیا ہے کہ اس فیصلہ کو سُنکر عام رائے مارے جوش کے پاگل ہوگئی ہے۔ جابجا جم غفیر کے جلسے کئے گئے اور اس فیصلہ پر پبلک کی طرف سے سخت اظہار ناراضی اور پُرجوش اعتراض ظاہر کئے گئے۔ انڈیانو پولیس میں فرنچ علم کو جلادیا اور لوگوں نے اس پر نعرے خوشی کے بلند کئے۔ نیویارک کے تھیٹیروں میں حاضرین اس فیصلہ کو سُنتے ہی یکبارگی کھڑے ہوگئے اور ججوں پر لعنت بھیجی اور ڈریفس کے حق میں چیرز دی گئیں۔ سنٹ لوئیس کے تاجر سب طرح اپنی چیزیں جو نمایش پیرس کے لئے بھیجی تھیں واپس منگوا رہے ہیں۔ چکاگو میں ایک کارخانہ دار نے دیکھا کہ بعض فرنچ کاریگروں نے اس فیصلہ پر خوشی ظاہر کی اسپر وہ نوکری سے موقوف کئے گئے اور کہا کہ تمہاری جگہہ پر بہتر ہے کہ ہم چینیوں کو ملازم رکھیں فلپنو کو نوکر رکھیں یا حبشیوں کو نوکر رکھیں ❊

فیصلہ سُنانیکا سماں۔ فیصلہ کے سُنانے میں عدالت کورٹ مارشل کیطرف سے کیا کیا احتیاطیں کی گئی تھیں لیکن ڈریفس کی تعریف دیکھنی چاہئے کہ کس دھیرج کے ساتھ اُسنے حکم سزا کو سُنا جنہوں نے یہہ سماں دیکھا ڈریفس کی گمبھیرتا پر قربان ہوگئے صرف اتنا کہا "میری جورو کو تسلی دو" جورو کا یہہ حال کہ آسمان ٹوٹ پڑا غش پر غش آرہے ہیں۔ نیز جہاں اجلاس کورٹ مارشل تھا فوجی سپاہیوں سے اٹا ہوا تھا۔ شام کو تمام بازاروں میں فوجی سپاہی خوشی میں مست جنگی عزت کے ترانے گاتے ہوئے منڈلاتے تھے۔ محلہ بلفورٹ میں ڈریفس کا حقیقی بھائی رہتا ہے خلقت نے مارے جوش کے اُسکے مکان پر حملہ کیا اور تمام کھڑکیاں توڑ ڈالیں۔ فوجی سپاہیونکے ساتھ لُچے شہدے بھی فرے کرتے تھے۔ قدم قدم پر فوج کے نام پر خوشی اور فخر کے نعرے بلند ہوتے تھے دیگر محلوں میں رات کو روشنی کی گئی گویا کہ گھی کے چراغ جلائے گئے۔ پیرس میں یہہ فیصلہ صبوری سے تسلیم کیا گیا ہے۔ لیکن لندن میں اور برلن میں اور نیویارک میں برخلاف اُسکے پایا گیا۔ عام خیال یہہ ہے کہ ملٹری نگرانی سے کچھہ نہوگا۔ اور اسپر سخت افسوس کرتے ہیں کہ ایم۔ لوبٹ نے قبل مقدمہ کے یہہ وعدہ کیوں دیا کہ کورٹ مارشل کا فیصلہ سر ماتھے قبول ہوگا۔ یہہ وعدہ اگست گذشتہ میں دیا تھا اور کہتے ہیں کہ اگر وہ اس وعدے کو واپس نہیں لیگا تو وہ بھی عالمگیر بدنامی اور مخالفت کا حصہ دار بنایا جاویگا ❊

گناہ کا نیش

یہہ بات پوشیدہ نہیں ہی کہ جو شخص زہردار جانور یا کیڑے وغیرہ سے کاٹا جاتا ہی وہ زہر اپنا اثر کر کے نیش خوردہ انسان کے لئے ضرور موت کا خوفناک نتیجہ پیدا کرتی ہی۔ اور وجود انسانی کو اپنے زہریلے اثر سے سڑا گلا کر عدم کو پہنچاتی ہی۔ ٹھیک اسی طرح سے بلکہ اس سے بھی زیادہ خوفناک اور ہیبت ناک طور سے گناہ کا زہریلہ اور مہلک نیش انسان کی روح پر اثر کر کے اس کو برباد اور ہلاک کرتا ہی +

اگرچہ اس دنیا میں صدہا ہزارہا لوگ ہر سال زہریلے جانوروں اور کیڑوں وغیرہ سے کاٹے جاتے اور مر جاتے ہیں۔ مگر سب انسانوں کا ایسا حال نہیں ہوتا۔ اور اگر ہوشیاری سے کوئی آدمی ان آفتوں سے بچا رہے تو ممکن ہی۔ پر افسوس صد افسوس گناہ کا نیش کل بنی آدم کو لگ چکا ہی۔ اور کیا بادشاہ کیا امیر اور کیا غریب کیا عالم کیا جاہل کیا مرد کیا عورت کیا چھوٹا کیا بڑا تمام آدمزاد نیش خوردہ ہیں روح انسان پر گناہ کے نیش کا برا اور ہلاک کنندہ اثر سرایت کر چکا ہی اور ہلاک کرتا جاتا ہی۔ اور جو انسان زندہ بھی ہیں وہ سب نیش خوردہ ہیں اور یوں حالت خوفناک میں ہیں اور جس طرح سے جب تک زہر کا اثر نکالا نجاوے وہ ضرور اپنا اثر بڑھاتے بڑھاتے موت پیدا کرتا ہی۔ اسی طرح سے اگر گناہ کا زہر انسانی روح میں سے نکالا نجاوے وہ بھی ضرور ہی ہلاکت کو پیدا کریگا۔ ایکدفعہ کا ذکر ہی کہ قوم یہود ملک کنعان کو سفر کرتے چلے جا رہے تھے اور ان کا رستہ بیابان جنگل میں سے تھا وہ لوگ تکلیف اور دقت کے سبب سے جان کو مسافرت میں ہوئی موسیٰ پر جو خدا کا نبی تھا اور خدا پر کڑکڑانے لگے اس پر خدا نے ان کیلئے جلانیوالے سانپ جو بڑے زہریلے تھے پیدا کر دئے جنہوں نے ان میں سے بیشمار لوگوں کو ہلاک کر ڈالا اور جب لوگ عاجز آگئے اور توبہ کرنے اور پچھتانے لگے تو موسیٰ نے خدا سے دعا کی کہ وہ لوگ بخشے جاویں اور یہہ آفت ٹل جاوے اس پر خدا نے موسیٰ کو فرمایا کہ پیتل کا ایک سانپ بنا کر ایک نیزے پر لٹکا دے اور کہہ کہ جو کوئی نیش خوردہ اس پیتل کے سانپ کی طرف نظر کریگا وہ نہ مریگا بلکہ بچ جاویگا۔ چنانچہ جتنوں نے اس کی طرف دیکھا وہ سب بچ گئے اور جنہوں نے نہ دیکھا وہ ہلاک ہوگئے +

واقعہ متذکرہ بالا کا حوالہ دیکر خداوند یسوع مسیح نیش خوردہ انسانوں سے کہتا ہی کہ جس طرح موسیٰ نے سانپ کو بیابان میں بلندی پر رکھا اسی طرح سے ضرور ہی کہ ابن آدم بھی اٹھایا جائے تاکہ جو کوئی اسپر ایمان لاوے ہلاک نہووے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے +

چنانچہ انجیل مقدس کے دوسرے مقامات میں صاف صاف ذکر آیا ہی کہ وہ یسوع مسیح صلیب پر بلند کیا گیا اور اس نے فرمایا کہ "پورا ہوا" اور اس طرح سے گناہ کے زہریلے نیش کا اثر اور زور اپنے اوپر برداشت کر لیا اور نیش خوردہ بنی آدم کو نجات بخش مژدہ دیتا ہی کہ صرف ایمان لانے سے وہ زہریلا اثر انسان کی روح میں سے نکل جاویگا. اور خدا کا پاک روح اس مومن کو بخشا جاویگا تاکہ وہ پھر پاک اور مقدس بنکر خدا کے حضور رہنے کے لائق ہو جاوے +

ای ناظرین جو ان سطور کو پڑھتے ہو اگر اپنے آپ کو نیش خوردہ جانتے ہو اور اس معالج یسوع مسیح پر ایمان رکھتے ہو جس نے شیطان اور گناہ کا زور توڑ ڈالا اور موت اور دوزخ پر فتح پائی تو مبارک ہو۔ لیکن اگر اس ایمان میں قایم نہیں ہوئے اور کسی دوسرے بھروسے کو مانے بیٹھے ہو تو میں باعاجزی التماس کرتا ہوں کہ گناہ کا زہر اپنے برے اثر کے ساتھ آپ کی روح کو ضرور ہلاکت تک پہنچائیگا کیونکہ اس زہر کو اُتارنے کے لئے کسی نے کچھ بندوبست کیا ہی نہیں اور نہ کسی دوسرے سے ہو سکتا تھا کیونکہ جو خود گناہ کے مغلوب ہوگئے وہ کیونکر دوسروں کو اس کے اثر سے بچا سکتے ہیں +

سکھوں کی جپجی کی بانی

جپ جی سکھوں کی وہ پیاری بانی ہی جس کو وہ بڑے شوق اور تعظیم سے ہر صبح پڑھتے اور اس کے مضامین بھی اگرچہ مختلف ہیں پر عمدہ و غور طلب ہیں اس بانی کے شروع میں خدا کی وحدانیت کا اور اس کی دیگر صفات کا بیان پایا جاتا ہی۔ جس کا شروع یوں ہوتا ہی +

"ایک اونکار ست نام کرتا پرکھ نرویر اکال مورت اجونی سے بھنگ گور پرساد" جپ جی کی یہہ گویا ایک تمہید ہی۔ اس بانی کا اصل مطلب یا اعلیٰ بھاو صرف یہی ہی کہ خدا ایک ہی جو صرف ایک سچا نام ہی خالق ضد یا دشمنی سے خالی ہی۔ موت سے بری وغیرہ صفات سے موصوف ہی۔ ہم ان سب باتوں کو بخوشی تسلیم کرتے ہیں اور مانتے ہیں کہ بیشک ہم سب کا خالق ایسا ہی ہی اور اس میں کچھ اختلاف کی بات ذرہ بھی نہیں پر ہم سکھ صاحبان کو خدا کی اس پہچان کے سوا کچھ اور ملنتے دیکھتے ہیں۔ جو یہہ ہی کہ کہیں کوئی ڈیرہ ہی۔ کہیں کوئی سمادھ ہی۔ کہیں کوئی جھنڈا ہی۔ کہیں کچھ اور ہی جس کو

وہ عزت و پرستش جو صرف خالق حقیقی کو دینی روا ہے دیتے ہیں تو پھر اس حالت میں اعتراض پیدا ہوتا ہے اور پھر ایک اونکار نہیں رہتا ہے دو و تین بلکہ چار پانچ کا نمبر لگ جاتا ہے اور وحدانیت قایم رہ نہیں سکتی۔ پیارے سکھ صاحبان ہم آپ کو بُرا بھلا کہنے والے نہیں ہم نندک نہیں پر ہم صفائی کے خواہاں اور سچائی کے پیرو ہیں اور دوسروں کو ایسا ہی بنانا چاہتے ہیں۔ پر اگر کوئی کہے کچھ اور عملاً کرے کچھ تو وہ صادق کیونکر ٹھہر سکیگا؟

راقم

جے۔ ایس

کارروائی کمیٹی

جو کہ رو ٹپ مورخہ کے جلسہ کی جانب سے چپکی فنڈ کے قانون بنانے کے لئے معین ہوئی تھی مورخہ اگست سنہ ۱۸۹۹ء کو مقام سیل میں منعقد ہوئی جس کے شرکا یہہ تھے۔ یعنے پادری پی۔ سی۔ اوپل صاحب۔ بابو موتی لعل اور بھائی استیفان اور سگھن جسنگھ اور میگن تھ۔ کارروائی دعا کے ساتھ شروع ہوئی۔

۱۔ قرار پایا کہ چپکی فنڈ کے شرکا کے نام مع چندے کے لکھے جاویں۔ جن کے نام ذیل میں ہیں۔

(۱) استیفان۔ سال کیلئے	ے	(۹) فلوری۔ سال کیلئے	۸ر
(۲) اندر پاس رر	۱ر	(۱۰) گوکلچند رر	۱۲ر
(۳) خزان سنگھ رر	۱۲ر	(۱۱) راحت رر	۴ر
(۴) نیلبوس رر	عہ	(۱۲) چھوٹو رر	۴ر
(۵) بدھاوا سنگھ رر	۱۲ر	(۱۳) سگھن سنگھ رر	۴ر
(۶) میگن تھ رر	۸ر	(۱۴) اطردا س رر	۴ر
(۷) گنڈا سنگھ رر	عہ	(۱۵) فتو رر	۴ر
(۸) موتی لعل رر	۸ر	(۱۶) منگو رر	۲ر
(۱۷) بارو مل سال کیلئے	۴ر	(۲۰) ہیرا سنگھ سال کیلئے	۴ر
(۱۸) گھسیا رر	۴ر	(۲۱) ہرنام سنگھ رر	۴ر
(۱۹) برکت رر	۴ر	(۲۲) کیٹرو مل رر	۲ر
(۲۳) جائی رام	۴ر		

۲۔ قرار پایا کہ اس فنڈ کا نام چپکی فنڈ ہو۔

۳۔ قرار پایا کہ یہہ فنڈ بشارت کے کام میں یا مسیحی محتاج بچوں کی تعلیم و دستکاری کے سکھلانے میں صرف ہو۔

۴۔ قرار پایا کہ جب تک یہہ روپیہ پانچسو تک جمع نہ ہو جاوے۔ خرچ میں نہ لایا جاوے۔

۵۔ قرار پایا کہ جو ممبر سال کے اندر چندہ نہ دیوے تو اس سے جواب طلب کیا جاویگا۔

۶۔ قرار پایا کہ بدھاوا سنگھ ایک سال کے لئے سیکرٹری رہے۔ اور اس کا کام یہہ ہوگا کہ چپکی فنڈ کے جلسوں کی روئیداد کو صحیح طور پر رکھنا اور خط و کتابت کرنا اور چندے کا وصول کرنا اور اس چندے کو خزانچی کے سپرد کرنا۔ اور قرار پایا کہ بھائی چھوٹو خزانچی ہو ایک سال کے لئے۔ اور خزانچی کا کام یہہ ہوگا۔ کہ چپکی فنڈ کو حفاظت سے رکھے۔ اور سال کے آخر میں فنڈ کے روپیہ کا حساب جلسہ میں دے۔ اور چپکی فنڈ کے نام میں وہ روپیہ پوسٹ آفس میں معرفت پریزیڈنٹ صاحب کے جمع کرے۔

۷۔ قرار پایا کہ ایک سال کے لئے پادری پی۔ سی۔ اوپل صاحب پریزیڈنٹ مقرر ہوں۔

۸۔ قرار پایا کہ اس فنڈ کے ذریعہ سے مسیحی محتاج لڑکوں کی تعلیم۔ پرسبٹیرین مدرسہ میں ہوگی۔ مگر ہم بڑی شکرگزاری کے ساتھ ہر ایک مسیحی کے چندے کو قبول کریں گے۔

۹۔ قرار پایا کہ چپکی فنڈ کا روپیہ اگر پوسٹ آفس کے علاوہ کسی اور کو سود پر دیا جاوے تو پوری حفاظت سے دیا جاوے۔ چنانچہ پچھلے روپیہ کی حفاظت کا اطمینان بذریعہ استیفان کے کمیٹی کو مل گیا۔

۱۰۔ قرار پایا کہ چپکی فنڈ کا جلسہ اگر ضرورت ہو تو ماہواری جلسہ کے ساتھ ہو۔

۱۱۔ قرار پایا کہ تمام درخواستیں واسطے ممبری اس چپکی فنڈ کے اور زرچندہ بخدمت پادری پی۔ سی۔ اوپل صاحب پریزیڈنٹ روپڑ ارسال فرماویں۔

۱۲۔ قرار پایا کہ اس چپکی فنڈ کے ہر ایک ممبر پر فرض ہے کہ فنڈ کی ترقی کرے۔

راقم

پادری پی۔ سی۔ اوپل

قحط سالی

اے ناظرین ابھی انڈیا نے قحط سالی سے دم بھی نہ لیا تھا کہ پھر قحط اور خشک سالی آموجود ہوئی۔ ہائے اس پنجاب ہندوستان کے لوگ کیسے سخت دل ہیں اور گناہ پر گناہ کرتے جاتے ہیں۔ اے پنجاب ہندوستان یاد رکھ کہ خداوند تیری طرف اشارہ کرتا ہے کہ تو اپنے گناہوں اور بُرائیوں سے باز آوے۔ کال۔ وبا۔ مری طاعون وغیرہ وغیرہ خدا کے ہتھیار ہیں یا یوں سمجھو کہ خدا کی چھڑی ہیں۔ خدا ان سے قوموں کو اور ملکوں کو تنبیہہ دیتا ہے کہ اپنی بُرائیوں سے باز آکے میری طرف پھریں۔ مگر اے ہمارے ملک کے باشندو تم کب تک اپنے دلوں کو خداوند کی طرف نہ لگاؤ گے۔ اے پنجاب ہندوستان تو کیوں اپنے دل کو فرعون کی مانند سخت کرتا ہے۔ تو کب اپنے گناہوں سے پچھتا کے خدا کے بیٹے پر ایمان لاویگا۔ دیکھ خدا نے گذشتہ زمانوں میں

ان قوموں پر اور ملکوں پر اور شہروں پر جنہوں نے خداوند سے سرکشی کی کال و وبا تلوار سے ہلاک کیا۔ سواے پیارے ہموطنو اب تمہاری بربادی نزدیک ہے بلکہ تمہاری ہلاکت قریب ہے۔ اب وقت ہے۔ اگر آج تم اس کی آواز سُنو تو اپنے دلوں کو سخت نہ کرو ۔

اب ہم تھوڑی دیر کے واسطے گذشتہ زمانوں کی قوموں پر نظر ڈالینگے جن کو خدا نے قحط اور وبا سے ہلاک کیا۔ خدا کے کلام میں کال کا ذکر قریباً ۴۰ دفعہ ہوا ہے پیدایش کی کتاب سے لیکر مکاشفات کی کتاب تک ذکر ہے کہ سرکشوں پر خدا کال کو طلب فرماتا ہے۔ اگر ہم سب زمانوں کا اور ان سب قوموں کا جو کال سے تباہ ہوئیں مفصل ذکر کریں تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ مگر ہم بسبب طوالت کے مختصر طور پر پانچ پر نظر ڈالیں گے تاکہ ہم کو معلوم ہو جاوے کہ قحط سالی خدا کے غضب کی نشانی ہے +

اول۔ ملک مصر پر سات برس کا کال اسواسطے خدا نے طلب فرمایا کہ وہ لوگ خدا کو چھوڑ کر غیر معبودوں کی پرستش کرنے لگے تھے۔ اس واسطے خدا نے عالمگیر قحط ملک مصر پر طلب فرمایا۔ اور خدا اس وقت یہہ سبق مصریوں کو سکھاتا تھا کہ میں جس کو پیار کرتا ہوں اس کو قحط سالی سے محفوظ رکھتا ہوں۔ جو میری بندگی کرتے اور میرے حکموں پر عمل کرتے ہیں میں ان کو قحط سالی سے بچاتا ہوں۔ چنانچہ خدا نے اس بات کو مصریوں پر ثابت کر دیا کہ یعقوب کا گھرانا جو جشن کی زمین میں تھا روٹی کھاتے تھے اور خدا نے یوسف کو وسیلہ ٹھہرایا تھا۔ اور مصری کال سے ہلاک ہوتے تھے ۔

جیسا کہ لکھا ہے۔ کہ ان کی جانوں کو موت سے چھڑاوے اور انہیں کال میں جیتا رکھے۔ زبور ۳۳: ۱۹

دوئم۔ اخیاب بادشاہ کے وقت جب لوگ بعل کی پرستش کرنے لگے تھے اور اسرائیل کا بادشاہ اخیاب بھی ایزبل کے سبب خدا کو چھوڑ کر غیر معبودوں کی پرستش کرنے لگا تھا خداوند نے تین سال تک آسمان کو بند رکھا اور بارش نہ ہوئی اور نہ اوس پڑی اور ان تین برسوں میں نہایت کال پڑا۔ مگر تین برس کے بعد جب ایلیاہ نے بعل کے پوجاریوں میں اور خدا کے بندوں میں ایک قربانی کے ذریعہ سے فیصلہ کیا اور سب پوجاریوں کو ہلاک کیا۔ تب خدا نے آسمان سے بارش برسائی سو یہہ کال بھی اس واسطے خدا نے طلب فرمایا تھا کہ لوگوں کو سکھاوے کہ میں خدا ہوں اور میں اپنی بزرگی کی بابت بڑی غیرت رکھتا ہوں۔ سو جو کوئی میری بزرگی کسی دوسرے کو دیگا میں ان کو کال سے ہلاک کرتا ہوں اور اپنے بندوں کو بچاتا ہوں + وہ کال میں تجھکو موت سے بچاویگا اور لڑائی میں تلوار کی دھار سے ہلاکت اور کال دیکھکے تو ہنسیگا اور تو زمین کے درندوں سے نہ ڈرے گا۔

ایوب ۵ باب۔ ۲۰ و ۲۲ آیت +

سوئم۔ شاہ اسرائیل یہورام کیوقت الیسع نبی کے زمانہ میں سمرون پر کال پڑا اسواسطے کہ شاہ اسرائیل اور تمام اسکی رعیت خدا کو چھوڑ کر بلعام کی پیروی کرتے تھے۔ اور بعل کے آگے قربانیاں کرتے تھے۔ اسواسطے خدا ابن ہدد شاہ آرام کو سمرون پر چڑھا لایا اور اس نے شہر کو گھیرا اور سمرون میں ایسا کال پڑا کہ عورتیں اپنے بچّوں کو کھاتی تھیں اور نہایت سخت کال تھا۔ سو الیسع نے کہا کہ تم خداوند کی آواز سُنو تو سمرون میں اناج کی بہت افراط ہو جاویگی خداوند نے اس واسطے کال کو طلب فرمایا تھا کہ وہ اپنے گناہوں سے توبہ کر کے خداوند کی طرف پھریں وہ بُرے وقت میں شرمندہ نہ ہووینگے۔ بلکہ کال کے دنوں میں سیر رہیں گے۔ زبور ۳۷: ۱۹ +

چہارم۔ خداوند بذریعہ یرمیاہ نبی کے یہودیوں کو کہتا ہے کہ وہ کال سے مارے جاویں گے اس واسطے کہ وہ نہایت ہی بت پرستی میں غرقاب ہو گئے تھے جیسے لکھا ہے کہ وہ مہلک مرضوں سے مرینگے ان پر کوئی ماتم نہ کریگا اور وہ گاڑے نہ جاوینگے۔ وہ کھاد کی مانند زمین کی سطح پر پڑے رہیں گے تلوار اور کال سے وہ ہلاک کئے جائیں گے۔ یرمیاہ ۱۶: ۴ +

اور میں ان کے درمیان تلوار اور کال اور وبا بھیجونگا یہاں تک کہ وہ اس سرزمین سے جو میں نے انہیں اور اُن کے باپ دادوں کو دی مٹ جائیں گے۔ یرمیاہ ۲۴: ۱۰ ۔ آخر کا عموس نبی پیشین گوئی کرتا ہے کہ یہودیوں کی بت پرستی کے سبب خداوند ان کو سزا دیگا اور وہ دن اُن پر آویں گے۔ جب کہ وہ اپنے دلوں کو خداوند کی طرف سے سخت کریں گے جیسے لکھا ہے دیکھو وہ دن آتے ہیں خداوند یہوواہ فرماتا ہے کہ میں اس ملک میں کال ڈالونگا۔ سو وہ نہ روٹی کا اور نہ پانی کی پیاس کا کال۔ بلکہ ایسا کال کہ جس میں خداوند کی باتیں سُنی نہ جائینگی۔ عموس ۸: ۱۱ ۔

پنجم۔ اب ہم نئے عہد نامہ میں آن پہنچے ہیں اور خداوند مسیح نے ایک پیشین گوئی یروشلم کی بابت کی اور اس میں اپنے دوبارہ آنے کی نشانیاں اپنے شاگردوں کو بتلائیں جیسے لکھا ہے کیونکہ قوم قوم پر اور بادشاہت بادشاہت پر چڑھیگی اور کتنی جگہوں میں زلزلے ہونگے اور کال پڑیں گے اور فساد اٹھینگے یہہ مصیبتوں کا شروع ہے۔ مرقس ۱۳: ۸ متی ۲۴: ۸ + یہہ پیشین گوئی خداوند مسیح کی ۷۰ سنہ عیسوی میں پوری ہوئی جب رومیوں نے شہر کو گھیر لیا اور شہر کے اندر بڑا کال پڑا یہاں تک کہ لوگوں نے ناپاک چیزیں کھائے اور اس سے بھی زیادہ اپنے بچّوں کو عورتوں

اور مردوں نے کھایا۔ یہہ کال یہودیوں کے لئے آخری تھا کہ جس سے وہ تمام زمین پر پراگندہ ہوگئے اور آج تک اپنی زمین میں پھر آکے آباد نہ ہوئے۔ کیونکہ ان کی سرکشی انتہا درجہ کو پہنچی تھی اور ان کی بت پرستی اور گناہ کا پیالہ لبریز ہوگیا تھا خدا نے اُن کو سزا دی ہے۔

ہم نے پانچ قحط کے زمانوں کا ذکر کیا ہے مگر نتیجہ ان سب کا ایک ہی ہے جیسے ہم نے پہلے ذکر کیا ہے کہ یہہ آفتیں گویا خدا کی لاٹھی ہیں۔ جن سے خدا بنی آدم کو تنبیہہ دیتا ہے کہ وہ اپنے گناہوں سے باز آویں۔ یہہ کال قوموں پر وارد ہوئے تھے اور شہروں اور ملکوں پر یہہ کال آئے تھے۔ اور ان کے ذریعہ سے اُن زمانوں کے لوگوں نے خدا کو پہچانا تھا اور اپنی بُرائی سے توبہ کی تھی اس واسطے خدا کال کو طلب فرماتا ہے کہ لوگ اس کی طرف پھریں۔

ششم۔ اب ہم اپنے ملک ہندوستان کیطرف رجوع ہوتے ہیں اور اس کی حالت دریافت کرتے ہیں۔ اس ملک ہندوستان کی حالت اس وقت ان ملکوں سے بھی بدتر ہے کہ اس ملک کی قومیں گناہ میں پھنسی ہوئی ہیں اور بت پرستی تو اس ملک میں ایسی ہے کہ اس کا ذکر کرنا بھی فضول ہے۔ ایک ایک کے گھر میں خواہ ہندو ہوں یا محمدی سینکڑوں بت قرینہ سے رکھے ہوئے ہیں اور رات دن اُن کی بندگی کرتے ہیں اور خدا کی طرف اپنی پیٹھ کئے ہوئے ہیں اور اپنے معبودوں کی طرف منہ کئے ہوئے ہیں۔ تو پھر اس صورت میں خدا کیوں نہ اس ملک پر کال۔ وبا۔ مری۔ طلب فرمائے۔ پھر ایک اور قسم کے لوگ ہیں جو تراشے ہوئے بتوں کو تو نہیں پوجتے مگر اپنے دلوں میں سینکڑوں طرح کے بت نصب کئے ہوئے ہیں اور خدا کی بندگی کے دعوی میں بت پرستی کرتے ہیں تو کیا خدا ایسی حالت دیکھ کے خاموش رہیگا۔ نہیں اس نے کال کو اور وبا کو اور طاعون کو طلب فرمایا ہے۔ ایک اور طرح کے لوگ ہیں جو اپنے پیروں اور فقیروں اور اولیاؤں اور دیوتاؤں سے بارش کے لئے درخواست کرتے ہیں کہ بارش ہووے اور قحط سالی دور ہووے مگر خدا نے یہہ سب کچھ اپنے ہاتھ میں رکھا ہوا ہے۔ اس واسطے وہ معبود اور اُن کے پیرو شرمندہ ہوتے ہیں اور خدا بارش نہیں برساتا۔ کیونکہ خدا نے اُن کے گناہوں کے سبب کال کو طلب فرمایا ہے۔ پھر ایک اور قسم کے لوگ ہیں جو بارش کے واسطے طرح بطرح کی کوششیں کرتے ہیں کہ کسی طرح سے بارش ہو۔ مگر وہ سب ناکامیاب اور اپنی کوششوں میں مایوس ہوتے ہیں۔ اصل بات یہہ ہے کہ وہ جن چیزوں کو خدا سے مانگنا چاہئے غیر معبودوں سے مانگتے ہیں اس واسطے خدا اپنی بزرگی اور عبادت کی غیرت میں کال کو طلب فرماتا ہے۔

ابھی ۱۸۹۶ء میں کال تھا اور اس کال میں ایک ایک بچہ دو دو روپیہ کو فروخت ہوا تھا اور لوگوں نے ذرا دم بھی نہ لینا پایا تھا کہ طاعون کو خدا نے طلب فرمایا۔ اس نے کئی گھر ویران کردئے بلکہ محلے اُجاڑ ہوگئے اور شہروں کی بربادی تک کی نوبت پہنچی۔ ابھی اس نے سانس بھی نہ لیا تھا کہ ہیضہ کو خدا نے طلب فرمایا۔ اس نے کئی خاندان ویران اور سنسان کردئے۔ ابھی ہیضہ سے آرام نہ آیا تھا کہ پھر دوبارہ خدا نے کال کو طلب فرمایا ۱۸۹۶ء جیسا کال تو اب ہے اسی نرخ سے سب چیزیں ملتی ہیں مگر ابھی خبر نہیں کہ آگے کو کیا ہوگا۔ کیونکہ اگر فصل ربیع کچھ نہیں تو فصل خریف کیا ہوگی جس ملک میں بارش ہوئی وہاں اور زیادہ تباہی ہوئی کہ گاؤں کے گاؤں پانی سے تباہ ہوگئے۔ مثلاً مشرقی بنگال کا حال دیکھئے ابھی معلوم نہیں کہ کیا کیا ہوگا۔

اے میرے پنجابی اور ہندوستانی ہموطن بھائیو ذرہ اپنی حالت پر غور کرو کیا تم خوش ہو کہ تم کال میں بھوکے مرو۔ کیا تمہاری مرضی ہے کہ تمہاری اولاد دو دو روپیہ پر فروخت ہووے۔ کیا تم اپنے گھر اور اپنے خاندان اور اپنے ملک کی بربادی اور خستہ حالی میں خوش ہو۔ میں جانتا ہوں کہ آپ اس میں خوش نہیں پھر آپ کو مناسب ہے کہ جلدی سے خدا کے اشارہ کو سمجھو اور اپنے گناہوں سے توبہ کرکے خدا کے بیٹے پر ایمان لاؤ تو ان آفتوں سے بچ جاؤگے ورنہ تمہارا حال بھی ان کا سا ہوگا جنکا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے۔

اے پنجاب ہندوستان کے باشندو تمہارے گناہوں کے پیالے لبریز ہوگئے ہیں اب قریب ہے کہ خداوند اپنے قہر و غضب سے تمہیں برباد کرے جس طرح خدا نے پہلے قوموں کو جنہوں نے اُسے قبول نہ کیا برباد کیا۔ اب تیری ہلاکت اے ہندوستان نزدیک آپہنچی ہے۔ ہم عیسائی منادی پکار رہے ہیں کہ بھائیو توبہ کرو۔ پادری صاحبان وعظ فرما رہے ہیں کہ توبہ کرو عیسائی عورتیں اور مس صاحبان تمہارے گھروں میں جاکے سناتی ہیں کہ توبہ کرو۔ ورنہ تم ہلاک ہوگے۔ مگر آج تک تم نے اپنا سر نہ اُٹھایا اور نہ زمانہ کی حالت دیکھ کے آپ لوگ پچھتائے اور نہ یہہ مصیبیں دیکھکے آپ لوگوں نے توبہ کی۔ مگر اپنے دلوں کو فرعون کی مانند زیادہ سخت کیا۔ سو جیوں جیوں تم دلوں کو سخت کروگے خدا تیوں تیوں مصیبتوں کو تم پر زیادہ زیادہ کریگا۔ سو یہہ حالت تمہاری میرے ہموطنو اس واسطے ہو رہی ہے کہ تم ابھی تک مسیح سے دور ہو اور خدا کے اشارہ کو آپ لوگ سمجھتے نہیں ہو۔

اے ہندو اور محمدیو میں آپ کو صلاح دیتا ہوں



کہ مسیح پر ایمان لاؤ بیٹے کو چومو تا نہ ہووے کہ تم راہ میں ہلاک ہو۔ کیونکہ یہہ کال وغیرہ وغیرہ علامتیں مسیح کی دوبارہ آمد کی ہیں مسیح جب آویگا تو پھر آپ لوگ پچھتاؤگے۔ مگر اب وقت ہے ابھی آپ لوگ ان آفتوں اور مصیبتوں سے بچ جاؤگے ورنہ ہلاک ہوگے ہماری دعا یہہ ہے کہ خدا آپ لوگوں پر رحم کرے اور آپ لوگوں کو بچاوے اٰمین ثم اٰمین ؁

العبد

جان کینڈل واعظ انجیل شادیوال

مسیح کی تعلیم

بقیہ آٹھواں باب

مسیح کی تعلیم انسان کی بابت

انسان اور گناہ کی بابت مسیح کی تعلیم کا غور طلب مطلب سمجھنے کے لیئے ضرور ہے کہ ہم اس موقعہ پر اس کی تعلیم کی ایک دوسری بات ان مذکورہ بالا باتوں کے ساتھ پیش کریں اور عقل کے ترازو میں تولیں۔ انجیلوں میں مسیح بتلاتا ہے کہ برائی کی ایک بادشاہت ہے جو انسان کی زندگی پر اختیار رکھتی ہے۔ اور اس بادشاہت کا ایک بادشاہ اور اس کے ملازم بھی ہیں جو انجیلوں میں "ڈیمنس" کہلاتے ہیں۔ اس خاص شریر بادشاہ کی ہستی کی بابت کوئی شک نہ کرے۔ کیونکہ مسیح کی تعلیم میں بار بار اس کا ذکر آتا ہے۔ اگر ہم اس مخالف کے بیان پر غور کریں جیسا انجیلوں میں اسکا ذکر ہے ہم دیکھیں گے کہ پرانے عہد نامہ کی بہ نسبت مسیح کی تعلیم میں اس شرارت کی بادشاہت کے نام اور چال کا زیادہ ذکر ہے جیسا متی ۴: ۱۰ اور ۱۲: ۲۶ مرقس ۴: ۱۵- لوقا ۲۲: ۳۱- یوحنا ۱۳: ۲۷- انمیں شیطان کا نام آتا ہے۔ متی ۵: ۳۷- و ۶: ۱۳ و ۱۳: ۱۹- ۳۸- یوحنا ۱۷: ۱۵- ان میں شریر کا نام ہے متی ۱۲: ۲۴ اور ۲۷ میں بعل زبول کا نام مسیح کی باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آدمی عجیب اور رمز آمیز طور سے دو بادشاہتوں سے گھرا ہوا ہے ایک تو روشنی کی بادشاہت اور دوسری تاریکی کی بادشاہت اور وہ دونوں اس کی عقل اور تمیز اور خصلت پر اثر کرتی ہیں۔ انسان خدا کی روح کی آواز کی طرف مایل ہو سکتا اور شیطان کی آزمایش کے قابو میں آسکتا۔ جیسا ایک عالم مسیحی نے لکھا "برائی نہ صرف انسان کی ذات اور دل میں ہے لیکن ایک عجیب چیز ہے جو باہر سے دنیا اور آدمی پر اثر کرتی ہے۔ . . . آزمایش نہ صرف ایک حقیقت ہے جو آدمی کی عقل اور مرضی کو اپنے جال میں پھنسانا چاہتی ہے لیکن وہ ایک زندہ قدرت ہے جو خدا کی بادشاہت کے مخالف کے نائب سا کام کرتی ہے"

لیکن ہم اس بھول میں نہ پڑیں کہ مسیح کی تعلیم ایرانیوں کی تعلیم کے موافق ہے جو بیان کرتی کہ نیکی کا ایک خدا ہے اور بدی کا دوسرا خدا اور ایسا خیال بھی نہ کرنا جیسا لوگ پیشتر کرتے تھے کہ کل دنیا قدرت سے بری ہے اور آدمی اپنے جسم کے سبب سے بالکل برائی کے اتھاہ سمندر میں ڈوبا ہوا ہے ایسی تعلیم مسیح کی تعلیم سے نہیں ملتی۔ اور نہ شریر کی قدرت خدا کی قدرت کے برابر ہے۔ مسیح خدا کی اُنگلی سے (لوقا ۱۱: ۲۰) دیووں کو نکالتا تھا۔ اور اپنی بابت کہتا کہ میں وہی ہوں جو اس زور آور کو باندھوں (متی ۱۲: ۲۹) تو بھی آزمایش کرنے والے کی قدرت دیکھو کہ اُس نے مسیح کو بھی نہ چھوڑا۔ "آپ ہی امتحان میں پڑکے دُکھ پایا" اور مسیح اس کو یہہ لقب ایک دفعہ سے زیادہ دیتا ہے یعنے "اس دنیا کا سردار" (یوحنا ۱۲: ۳۱ و ۱۴: ۳۰ اور ۱۶: ۱۱) اور وہ سارے انسانوں پر جو خدا سے جدا ہوگئے حکومت کرتا ہے اور اُن سے شراکت رکھتا ہے۔

الغرض مسیح کی تعلیم میں آدمزاد کی حالت میں غم اور خوشی دُکھ اور سُکھ ملے جُلے ہیں۔ آدمی ذات اور بات میں عظیم۔ ہاں خدا کی سی صورت رکھتا ہے اور خدا نے اُس کی جان کی بڑی قدر کی اور جلالی اور بزرگ انجام کے واسطے اس کو پیدا کیا لیکن انسان گویا جہنم اور بہشت کے بیچ "معلق" لٹکتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ نیکی کو پہچانتا اور نیکی کی بلاہٹ قبول کرسکتا تو بھی جہنم سے ایک قدرت (کیونکہ حقیقت میں گناہ یہی ہے) اس کی ساری عقل اور ذات پر یہاں تک اثر کرتی کہ وہ اپنی تدبیر سے اس پر غالب نہیں آسکتا ہے۔ خدا کی آواز اس کے کان تک پہنچتی اور خدا کی روح سے نیکی کا خیال آسکتا۔ لیکن شیطان جو شرارت کا سر اور سردار ہے اس کے پاس بھی کھڑا رہتا ہے اور طرح طرح کے خیال اُس کے کان میں ڈالتا ہے۔ پر آدمی مرضی میں آزاد ہے۔ آزمایش کرنے والا کسی طرح کی زبردستی سے آدمی کی آزادی چھین نہیں سکتا کیونکہ مسیح کی تعلیم میں یہہ بات ہر مقام سے ثابت ہوتی ہے کہ آدمی مجبوراً نہیں بلکہ اختیار کے ساتھ گناہ کرتا ہے۔ یہہ غم کا باعث ہوتا ہے کہ اس آزادی کے سبب آدمی خدا کا فضل اور مرضی جو مسیح کے وسیلہ کل انسان کی نسل پر نازل ہوئی روک سکتا ہے جیسا۔ یوحنا ۵: ۴۰ میں لکھا ہے کہ "تم نہیں چاہتے کہ مجھ پاس آؤ تاکہ زندگی پاؤ" اور متی ۲۳: ۳۷ "میں نے کتنی بار چاہا کہ تیرے لڑکوں کو جس طرح مرغی اپنے بچوں کو پروں تلے اکٹھے کرتی ہے جمع کروں پر تم نے نہیں چاہا۔ پس اگر کوئی آدمی

صحیح طور سے اختیار کرتا ہی تو وہ ایسا فرزند ہو جاتا ہی جس کا بیان انسانی زبان سے نہیں ہو سکتا اور اگر وہ اپنی مرضی اور عادت سے اپنے کو شرارت کے حوالہ کرے تو وہ شیطان کا فرزند بن جاتا ہی۔ یوحنا ۸: ۴۲-۴۴۔ اب دیکھنا چاہئے کہ مسیح کی تعلیم مایوسی نہیں بلکہ امید پیدا کرتی ہی جس میں یہہ دو خوشی کی باتیں ہیں (۱) مسیح صاف ظاہر کرتا ہی کہ سب آدمی نجات میں شامل ہو سکتے ہیں اور گناہ کے زور اور سزا سے کامل رہائی حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر وہ تعلیم دیتا کہ جو جسم سے پیدا ہوا جسم ہی اور کسی آدمی کو مقدور نہیں کہ اپنے کو چھڑاوے اور خدا کی بادشاہت میں داخل ہونے کے لئے اپنی محنت سے اپنے کو تیار کرے۔ وہ یہہ بھی صاف طور سے سکھلاتا کہ آدمی روح سے نئی پیدایش حاصل کر سکتا دیکھئے جب مسیح یہہ عمیق بات بولتا کہ "تمہیں سر نو پیدا ہونا ضرور ہی" اس سے معلوم ہوتا کہ "تمہیں سر نو پیدا ہونا ممکن ہی"۔ اور اگر اس بات کا پورا بھید ہماری سمجھ سے باہر ہی جب ہم مسیح کی دعا پر جیسا یوحنا ۱۷: ۲۲-۲۳ میں لکھا ہی غور کرتے ہیں تب ہم آدمی کی پر جلال حالت اور کمالیت جو اس نئی پیدایش سے ملتی ہی اچھی طرح سے سمجھ سکتے ہیں۔ "وہ جلال جو تو نے مجھے دیا ہی میں نے انہیں دیا ہی تاکہ وہ ایک ہوں جسطرح سے ہم ایک ہیں۔ میں ان میں اور تو مجھ میں تاکہ وہ ایک ہوکے کامل ہوویں الخ (۲) مسیح ایسی رہائی کا اختیار دیتا جو سب جہان کے لئے اور سبھوں کے لئے کافی ہی۔ مرقس ۱۶: ۱۵ میں مسیح کے اس کلام کی مراد صاف ظاہر ہی "تم تمام دنیا میں جاکے ہر ایک مخلوق کے سامنے انجیل کی منادی کرو"۔ اور یہہ رہائی سبھوں کے لئے کافی ثابت ہوتی ہی۔ جب ہم مسیح کی بابت یہہ سیکھتے ہیں کہ وہی نجات دہندہ خدا کا ابدی بیٹا ہی اور روح القدس جسے وہ بھیجتا ہی وہ بھی الہی ہی۔ خدا کی نجات جس کی صدا اُن لوگوں کی سمجھ سے باہر ہی جو آدمی کی ہستی کو ہلکی چیز شمار کرتے ہیں آدمزاد کی ساری حاجتوں کو کمالیت کے ساتھ رفع کرنے کی قوت رکھتی ہی۔ اس رہائی کے انتظام میں یہہ الہی بیحد فضل انسان کے گناہ اور آزمایش اور دُکھ کی حالت میں اُترتا ہی کہ آدمی کے بھاری بوجھ کو مٹادیوے اور مسیح کی وہ بات صادق ٹھہرتی ہی جو۔ یوحنا ۱۶: ۲۱ میں لکھی ہی اور انسان کی ساری حالت کی بابت غم کے عوض میں خوشی اور امید پیدا کرتی ہی۔

بقیہ

غلام۔ آزاد

مذکورہ بالا بیانات سے صاف طور سے ثابت ہوگیا کہ اگرچہ گناہ دنیا میں موجود ہی لیکن خدا اس کا نہ چشمہ ہی اور نہ بانی بلکہ وہ گناہ سے سخت نفرت کرتا اور گنہگار کو ہرگز ہرگز راست اور بری نہ ٹھہراویگا۔ گناہ کا آغاز فقط ذی عقل مخلوق کے فعل مختاری کے بد اور نامناسب استعمال سے سرزد ہوا جس کا نتیجہ وہ خود ہی سزا کے طور پر حاصل کر رہا ہی اور خدا کو بیگناہ اور پاک ٹھہراتا ہی اور آپ کو ملزم اور قصوروار کیونکہ ضمیر (conscience) جو ذی عقل مخلوق کی سرشت میں خدا کی طرف سے گماشتہ (agent) کے طور پر اس کے دل کے تخت پر ممتاز کیا ہوا ہی ہمیشہ اپنے مالک اور آقا کی فرمانبرداری میں راستی اور ناراستی اور نیکی اور بدی کے امتیاز کرنے میں مشغول رہتا اور جب اس کی دھیمی سی آواز مانی نہیں جاتی اور فعل مختاری کا نامناسب استعمال کیا جاتا ہی تو وہ بھی سخت ناراض ہوتا بلکہ متواتر حکم عدولی کے سبب وہ اس قدر مایوس ہو جاتا کہ آواز دینے اور متنبہ کرنے سے باز رہتا اور سست ہو جاتا ہی تب ذی عقل مخلوق کی حالت سخت ہولناک اور خطرناک ہو جاتی ہی۔ اس حالت کو الہام ربانی میں ضمیر کا سُن ہو جانا کہا ہی "جو مکر سے جھوٹ بولیں گے جن کی قوت امتیاز گویا تپتے لوہے سے جلائی گئی ہی" (سُن ہوگئی ہی) ۱ تمطاؤس ۴ باب ۲ آیت۔ یہہ حالت شیطان کی ہی کہ وہ توبہ کر ہی نہیں سکتا اور یہی حالت اس زندگی میں بہت سے انسانوں کی ہو جاتی ہی کہ وہ بھی توبہ نہیں کر سکتے کہ ان کی قوت امتیاز گویا تپتے لوہے سے جلائی گئی ہی اور سُن ہوگئی ہی ایسی مخلوقات کے لئے کچھ امید نہیں کہ بہتر ہو جائیں۔ وہ بدتر ہی بدتر ہوتے جائینگے۔

اب واضح ہو کہ گناہ وہ غلامی ہی جس میں ہر ایک ذی روح اور ذی عقل مخلوق اپنی فعل مختاری کے بد اور ناجایز استعمال سے گرفتار ہو کر پڑا تڑپتا ہی اور رہائی و خلاصی کی کوئی صورت اور تدبیر اندرونی طور سے یعنے اپنے اندر نہیں پاتا۔ البتہ سعی و کوشش تو بہت کرتا اور ہزاروں تدابیر بھی نکالتا جو مختلف مذاہب کی بنیاد ہیں مگر مایوس ہو جاتا اور اگرچہ گمان کرتا ہی کہ اب سلامتی ہی مگر سلامتی کہاں۔ سلامتی تو نہیں ہی کیونکہ الہام ربانی صاف صاف فرماتا ہی کہ "کیا حبشی آدمی اپنے چمڑے کو یا چیتا اپنے داغوں کو بدل سکتا ہی؟ تب ہی تم نیکی کر سکوگے جن میں بدی کرنے کی عادت ہو رہی" یرمیاہ ۱۳: ۲۳۔ پھر کلام اللہ میں پڑھو اور غور کرو کہ اس غلامی کی نسبت کیا مرقوم ہی۔ "انہوں نے اُسے جواب دیا۔ ہم ابراہام کی نسل ہیں اور کبھی کسی کے غلام نہ تھے تو کیونکر کہتا ہی

کہ تم آزاد کئے جاؤگے۔" انجیل یوحنا ۸: ۳۳۔

واضح ہو کہ ابراہام وہ شخص تھا جس کا مفصل احوال موسیٰ کی پہلی کتاب مسمیٰ بہ پیدائش میں مرقوم ہے اس لئے لازمی نہیں کہ اس جگہہ اس بزرگ شخص کا طول طویل ذکر درج کیا جاوے۔ صرف یہہ کہنا کفایت کریگا کہ یہہ شخص ایسا مشرف اور جلیل القدر تھا کہ لکھا ہے کہ خداوند اس کے ساتھ یوں کلام کرتا تھا جیسا کوئی شخص اپنے دوست اور رفیق کے ساتھ کلام کرے بلکہ اس کا خاص لقب ہے "خلیل اللہ" اور یہہ بزرگ ایمان میں ایسا مضبوط اور مستقل اور پائیدار تھا کہ لکھا ہے کہ "ابراہام خدا پر ایمان لایا اور یہہ اس کے واسطے راستبازی منسوب ہوئی" بلکہ وہ "ایمانداروں کا باپ" کہلایا۔ "ابراہام کی نسل ہونا" بڑی عزت اور شرف کی بات تصور کی جاتی تھی۔ قوم اسرائیل جو ابراہام کی نسل تھی اس بات پر نہایت فخر کرتی اور سمجھتی تھی کہ ہم آزاد ہیں اور کبھی کسی کے غلام نہیں تھے۔ اور حق تو یہی ہے کہ خدا نے تمام روئے زمین کی قوموں میں سے قوم اسرائیل کو جو ابراہام کی نسل تھی چیدہ اور برگزیدہ کر کے ان کو ایسا شرف اور رتبہ بخشا کہ تمام بزرگ انبیا۔ تمام جلیل القدر رسل۔ تمام ملہم بزرگ اشخاص انہیں میں برپا کر کے انہیں کے وسیلے اپنی پاک مرضی کا الہام جو تمام دنیا کے باشندگان کے لئے ہے انہیں کے ہاتھ میں انہیں کی ذمہ داری اور محافظت میں عنایت کیا۔ وہ قوم یعنے ابراہام کی نسل ایک خاص خزانہ تھی جس میں سے تمام دنیا کے واسطے برکتیں نکلکر بہتی تھیں اور اب تک بہتی ہیں اور اگرچہ وہ قوم اپنی نافرمانی اور گردن کشی کے باعث اپنے مالک اور آقا کے قہر اور غضب کے تحت ہو کر تمام روئے زمین کے مختلف ممالک اور اقوام میں پراگندہ اور سرگردان اور بے وطن اور بے آرام رہتی ہے لیکن کلام الہی سے صاف صاف ثابت ہوتا ہے کہ وقت نزدیک ہے کہ پھر وہی قوم تمام دنیا کی اقوام کے لئے برکتوں کا مخزن ہوگی اور خداوند کی مرضی اس ہی کے وسیلے ظاہر ہوگی اور بر آویگی۔ پس ایسے لوگوں کا گمان کہ ہم کبھی کسی کے غلام نہ تھے کچھ تعجب کی بات نہیں۔ مگر جواب کی طرف توجہ ضروری ہے۔ "یسوع نے انہیں جواب دیا میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی گناہ کرتا ہے گناہ کا غلام ہے۔" آیت ۳۴ "جو کوئی" صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہہ عالمگیر قانون (LAW) ہے جس کا مستثنیٰ مطلق نہیں ہے۔ اس قانون سے تمام ذی روح و ذی عقل مخلوقات خواہ فرشتگان ہوں یا انسان "جو کوئی گناہ کرتا ہے گناہ کا غلام ہے" پھر دیکھو "وہ گھمنڈ کی بیہودہ بکواس کر کے انہیں جو گمراہوں میں سے صاف بچ نکلے تھے جسمانی شہوتوں اور ناپاکیوں میں پھنساتے ہیں۔ وہ اُن سے آزادگی کا وعدہ کرتے پر آپ خرابی کے غلام بنتے ہیں۔ کیونکہ جس کا کوئی مغلوب ہوا سو اسی کا غلام ہے۔" ۲ پطرس ۲: ۱۸ و ۱۹+

"جس کا کوئی مغلوب ہوا سو اس ہی کا غلام ہے۔" یہہ بھی عالمگیر قاعدہ ہے جس کا مستثنیٰ نہیں ہے۔ یہہ قاعدہ بھی تمام ذی روح و ذی عقل مخلوقات پر لازم و ملزوم کی طرح چسپاں ہے خواہ وہ اعلیٰ ہوں یا ادنیٰ۔ بشرط صرف یہہ ہے "جس کا کوئی مغلوب ہوا سو اس ہی کا غلام ہے" یہہ گناہ اور خرابی کی غلامی ہے جس کے تحت میں سب ذی عقل مخلوقات جو گناہ کرتے اور خرابی کے مغلوب ہوتے آجاتے ہیں اور خلاصی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی یعنے غلام میں۔ اس میں جو مغلوب ہوا بذات خود طاقت و لیاقت نہیں کہ گناہ اور خرابی کی غلامی سے چھٹکارا اور خلاصی حاصل کرے۔ ہم پھر کہتے ہیں کہ غلام ہزار ہا تدابیر اور سعی و کوشش تو کرتا ہے مگر سب کی سب عبث اور بے فائدہ ٹھہرتی ہیں کیونکہ اُس میں آزاد ہونے کی ذاتی طاقت اور لیاقت نہیں رہی کہ وہ غلام اور مغلوب ہے۔ پھر دیکھو "جو کوئی گناہ کرتا ہے سو شیطان کا ہے کہ شیطان شروع سے گناہ کرتا ہے" اول یوحنا ۳: ۸

"جو کوئی گناہ کرتا ہے سو شیطان کا ہے" یہہ قاعدہ بھی عالمگیر ہے مگر اس کا تعلق خصوصاً انسان سے ہے اور نیز ان فرشتوں سے جو اپنی اگلی اور اصلی حالت پر قایم نہ رہے بلکہ سرکش ہو کر شیطان کے پیرو ہو گئے اور مغلوب ہوئے خرابی کے اور گناہ کے غلام بن گئے۔

پھر دیکھو "اس لئے کہ خلقت بطالت کے تحت میں آئی اپنی خوشی سے نہیں بلکہ اس کے سبب جو اُسے تحت میں لایا ہے" رومیوں ۸: ۲۰۔ یہہ قاعدہ بھی عالمگیر ہے جو تمام خلقت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے یعنے انسان کے مغلوب ہو جانے کے سبب تمام خلقت بھی غلامی میں پھنس گئی اور گناہ اور خرابی کے تحت میں ہو کر بطالت کے نیچے رہتی اور انسان کی سرکشی کا نتیجہ اور کڑوا ثمرہ حاصل کرتی ہے۔ یہہ خلقت فقط زمین سے متعلق ہے کیونکہ انسان کا تعلق فقط اس زمین کے ساتھ ہے۔ اگر انسان کے لئے چھٹکارا اور خلاصی کی کوئی صورت اور تدبیر نظر آوے تو خلقت بھی اسمیں شریک ہوگی ورنہ کبھی نہیں۔ مذکورہ بالا بیان سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ یہہ ہے غلامی یعنے گناہ اور خرابی کی غلامی اور بطالت کی قید جسمیں تمام ذی عقل مخلوقات غلام اور مقید رہتے ہیں اور نیز وہ تمام خلقت بھی

بقیہ

کرم مارگ

درشن یعنے فیلسوفی

اپنیشد کے بعد ہی درشن شاستروں پر ہماری نظر پڑتی ہے۔ اب ہم اس بات کا مختصر بیان کریں گے کہ کرم مارگ نے درشنوں میں آکر کیسی صورت پکڑی۔

سانکھیا درشن کپل رشی اس درشن کا بانی ہے۔ اس نے ایشور کی ہستی کا اقرار نہیں کیا کیونکہ ایشور کی ہستی ثابت نہیں ہوتی ہے اگر ایشور کی ہستی ثابت نہیں ہوتی تو خلقت کیونکر بنی ہے؟

नावस्तुनो वस्तुसिद्धिः ।
یعنے نیستی سے ہستی نہیں ہوتی۔

नासदुत्पादो नृशृंगवत् ॥
یعنے جس طرح آدمی کے سر میں سینگ لگ جانا ناممکن ہے۔ نیستی سے ہستی کا ہو جانا ویسا ہی ناممکن ہے۔

उपादान नियमात् ।
کیونکہ یہہ قاعدہ ہے کہ ہر ایک شی کا اپادان کارن علتِ مادی ضرور ہوتا ہے مثلاً مٹی گھٹ (گھڑے) کا۔ اور سوت پٹ کا یعنے کپڑے کا اپادان ہے۔ جبکہ نیستی سے ہستی نہیں ہوتی اور ہر ایک شی کا اپادان ضرور ہے تو یہہ عجیب خلقت نیستی سے اور بغیر اپادان کے کیونکر ہو سکتی اس لئے کپل رشی پرکرتی اور پرش نامی دو ازلی چیزوں کو مانا ہے پرکرتی۔ اچیتن سروپ یعنے جڑ یعنے مادی شی ہے۔ اسی کے پرنام یعنے تبدیلی سے خلقت بنتی ہے۔ پرش چیتن سروپ ہے لیکن سکھ دکھ وغیرہ سے آزاد ہے۔ پرش آپرنامی یعنے بے تبدیل ہے۔ اور اکرتا یعنے کسی شی کا فاعل نہیں ہے۔ پرکرتی اور پرش ایک دوسرے کے محتاج ہیں۔ مثلاً لوہا جس طرح مقناطیس کے قریب آکر اس کی کشش میں آجاتا ہے اس ہی طرح پرکرتی پرش کے قریب آنے کے باعث خلقت کو بناتی ہے۔ لنگڑا اور اندھا جس طرح علیحدہ علیحدہ کہیں نہیں جا سکتے۔ لیکن اندھا اگر لنگڑے کو اپنے کندھے پر بٹھائے اور اسکے بتائے سے چلے تو دونوں اپنی منزل مقصود کو پہنچ سکتے ہیں۔ اسی طرح پرکرتی اگرچہ خود جڑ یعنے مادی ہے تو بھی پرش کے ساتھ ملنے سے خلقت کو بنا سکتی ہے سانکھیا شاستر والے نے پچیس ازلی شی کو مانا ہے جن کو وہ پچیس تت کہتے ہیں دنیا کے سارے تاپ یعنے دکھ تین قسم کے ہیں آدھی آتمک (روحانی) آدھی بھوتک (Adhibhautik) قدرتی (Adhidaivik) آسمانی بخار وغیرہ بیماری پیاری شی کی جدائی۔ ناگوار واقعات۔ اور کام کرودھ لوبھ وغیرہ سے جو دکھ پیدا ہوتے ہیں یہہ ادھیاتمک Adhyatmik دکھ ہیں آگ۔ ہوا۔ پانی وغیرہ غیر متحرک اور درند پرند کیڑے مکوڑے۔ متحرک سے جو دکھ پیدا ہوتے ہیں وہ آدھی بھوتک دکھ کہلاتے ہیں۔ جاڑا۔ گرمی۔ آندھی بارش۔ بجلی وغیرہ سے جو دکھ ہوتے ہیں انہیں آدھی دویک دکھ کہتے ہیں۔ ہر بشر ان تینوں مصیبتوں میں مبتلا ہے۔ انسان کو ان تر تاپ یعنے تین قسم کی مصیبتوں سے رہائی دینا۔ سانکھ شاستر کا مدعا و مقصد اصلی ہے۔ جو کا دکھ اور سکھ پرکرتی کا کام ہے۔ ان دونوں یعنے دکھ سکھ کے قطعی موقوف ہونے کا نام مکتی ہے۔ ویویک یعنے تتو گیان یعنے معرفت اس مکتی کا کارن ہے۔ پرکرتی کے ساتھ پرش کے بھید گیان کو تتو گیان کہتے ہیں۔ دھرم دو قسم کے ہیں۔ ابھودئے ہیتو (Abhyuday hetu) اور نہہ سریاس ہیتو (Nihsreyas hetu) یگ وغیرہ رسمی اعمال سے جو دھرم ہوتا ہے اُسے ابھودئے ہیتو کہتے ہیں اس ہی سے دنیاوی اور آسمانی سکھ ملتا ہے۔ اشٹانگ جوگ سادھن سے جو دھرم ہوتا ہے اسے نہہ سریس ہیتو کہتے ہیں۔ جس سے تتو گیان پیدا ہو کر مکتی ہو جاتی ہے۔ میں نہیں ہوں۔ میرا جسم نہیں ہے کیونکہ میں علیحدہ ہوں میرا جسم علیحدہ ہے اسی طرح سوچنے سے میں خود سے خالی۔ اپنی ہستی کے انکار کا گیان ہوتا ہے یعنے اپنے نہ ہونے کا یعنے اور خالص علم ہوتا ہے۔ اس علم سے مکتی ہوتی ہے۔

پاتنجل درشن۔ پتنجلی رشی اس فیلسوفی کا بانی ہے۔ سانکھیا فیلسوفی کے ساتھ اس فیلسوفی کا بہت کچھ اتفاق ہے۔ سانکھیا والے نے خدا کی ہستی کا انکار کیا ہے۔ لیکن پاتنجل والے نے اقرار کیا ہے۔ سانکھیا شاستر والے کے مطابق پرکرتی پرش وغیرہ ۲۵ مول تتو ہیں۔ پتنجلی کے مطابق مول تتو چھبیس ہیں جنمیں سے ایشور چھبیسواں ہے۔ سو انکا ایشور کا اقرار انکار کے برابر ہے۔ چت برتی (Chitta Britti) کا نرود یعنے حواس خمسہ کے روکنے کا نام جوگ ہے۔ مثلاً نظر کی حس نظارہ قوتِ سامع کی حس۔ آواز شامہ کی حس۔ بو وغیرہ ان احساس کی طرف سے اپنے دل کو روک کر ایشور وغیرہ کیطرف لگا کر تن ماتر کا دھیان کرنا جوگ ہے اس جوگ کے آٹھ جز ہیں جنکے نام یہہ ہیں۔ یم۔ نیم۔ آسن۔ پرانیم۔ پرتیاہار۔ دھارن۔ دھیان۔ سمادھی۔ تتو گیان سے مکتی حاصل ہوتی ہے۔ پرش یعنے جیو آتما مادہ سے نہایت ہی علیحدہ ہے اس گیان

واقعات اور رائیں

دنیا کے کل جہازوں میں سے آدھے سرکار انگریزی کے ہیں اور ان میں سے سب عمدہ اڑتالیس گھنٹوں کے اندر لڑائی کے لئے تیار کئے جا سکتے ہیں ؞

دنیا میں سب سے بڑا بُت ڈیابیوٹن جاپانی دیوتا ہے جو ساٹھ فٹ لمبا ہے۔ یہہ بُت۔ تانبہ۔ ٹن۔ پارہ اور سونے کا بنا ہوا ہے اور بارہ سو صدیوں سے زیادہ عرصے سے اس کی پرستش ہو رہی ہے ؞

دنیا کے کوہ آتش فشاں۔ دنیا میں کل آتش فشاں جو معلوم ہو چکے ہیں ۶۷۲ ہیں اُن میں سے ۲۷۰ پہاڑوں میں سے آگ نکلتی ہے۔ یہہ پہاڑ دنیا میں اس طرح واقعہ ہیں۔ امریکہ میں ۸۰ ایشیا میں ۲۴ افریقہ میں ۲۰ جاوا میں ۱۰۹ ہیں ان میں سے ۲۸ ایسے ہیں جن میں سے آگ نکلتی ہے نیوزیلنڈ کے ۱۲۰ میل کے رقبے میں ۴۳ پہاڑ ہیں جن کی اونچائی ۱۹۶ فٹ سے ۹۰۰۰ فٹ تک ہے ؞

پیرس کی مشہور نمایش کے لئے جو ۱۹۰۰ء میں ہوگی ایک بہت بڑا باجا تیار کیا گیا ہے۔ اس کا بنانے والا اٹلی کا باشندہ بنام انٹونیو برڈی ہے اس نے اس کے بنانے میں پندرہ برس خرچ کئے ہیں اُسکو ایک جگہہ سے دوسری جگہہ تک لے جانے کے لئے دو پوری گاڑیوں کی ضرورت ہے۔ نمایش کے بعد یہہ باجا اٹلی کی ملکہ مارگریٹا کو نذر کیا جاویگا ؞

کرسچن ایڈوکیٹ جو کہ میتھوڈسٹ مشن کا ایک نہایت ہی عمدہ اخبار ہے راوی ہے کہ مس لیلاوتی سنگھ جو کہ لکھنؤ وومنس کالج کی پروفیسر ہیں۔ ۱۸ جولائی کو وینکوور پہنچ گئیں۔ مس تھوبرن صاحبہ اپنے کالج کے لئے کچھ روپیہ جمع کرنے کو امریکہ گئی ہیں وہاں پہنچکر انہوں نے مس سنگھ کو اپنی مدد کے لئے بُلوا بھیجا۔ ہم کو یقین ہے کہ مس سنگھ جہاں جائیں گی وہاں اچھی جماعت پائیں گی جو کہ اُن کے بیانات سُننے کی بڑی شایق ہوگی۔ مس سنگھ جبکہ صرف ایک چھوٹی لڑکی تھیں ان کے والد نے ان کو مس تھوبرن صاحبہ کے سکول میں تعلیم پانے کے لئے بھیجا کوشش کر کے انہوں نے۔ بی۔ اے۔ کی ڈگری حاصل کی اور ایک گورنمنٹ سکول میں ملازمت اختیار کی۔ یہہ نوکری بہت ہی عمدہ تھی اور آیندہ کو ترقی کی امید تھی۔ لیکن انہوں نے اُس بات کو پسند نہ کیا اور گو کہ ان کو ایک اور جگہہ خاطرخواہ تنخواہ پر ملتی تھی۔ تاہم انہوں نے یہہ بہتر سمجھا کہ مس تھوبرن صاحبہ کے سکول میں بہت کم تنخواہ پر کام کریں۔ یہاں پر اُنہوں نے اپنے کام کو دیانتداری کے ساتھ انجام دیا اور اس عرصے میں۔ ایم۔ اے۔ کی ڈگری بھی حاصل کر لی۔ اب وہ امریکہ کو گئی ہیں کہ اپنے کالج کے لئے کچھ روپیہ جمع کریں تاکہ وہ ترقی پر ہووے یہہ ایک مبارک مقصد ہے اور ہمیں کامل یقین ہے کہ وہ لوگ جو کہ تعلیم نسواں کی تائید میں ہیں ضرور امداد دیں گے" ؞

واہ ری سمجھ! اشتناروں اور مارواڑیوں کے جھگڑے کی بابت عجیب قصہ سُنا گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ اشتنار لوگ خوب واقف تھے کہ مارواڑ اُن پر حملہ کریں گے لیکن وہ اس سبب سے حکام سے فریادی ہو کر مدد کے خواستگار نہ ہوئے کہ وہ جانتے تھے کہ اُن کے گاؤں کے لُوٹنے کا حکم ملکہ وکٹوریہ کی طرف سے تھا۔ جہالت!

**ہندوستان اور مشرقی ممالک کے کوڑھیوں میں مشن کا کام جاری ہوئے ستمبر مہینے میں پچیس برس ہو چکے ہیں اس عرصے میں اُن کا کام جو ہندوستان برہما اور جاپان میں جاری ہے ۵۳ مختلف حلقوں میں ہو رہا ہے۔ علاوہ اس کے ۲۱ کوڑھی خانے اور ۱۳ ہوم ایسے ہیں جن میں کوڑھیوں کے بچے رہتے ہیں جو اس مشن کے متعلق ہیں۔ اس مشن کے متعلق ایک سہ ماہی رسالہ بنام خیمہ سے باہر شایع ہونا شروع ہے جس سے اس مشن کے کام کا حال معلوم ہو سکتا ہے ؞

پنڈتہ راماں بائی نے مکتی سکول اور مشن کی مالی رپورٹ شایع کی ہے۔ لیکن اس کے دیباچہ میں کسی قدر وہاں کے کام کا حال بھی بیان کیا ہے۔ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ بارش کی کمی کے باعث تمام صوبہ بمبئی اور ہندوستان کے دیگر حصوں میں پہلی فصل تو برباد ہو چکی ہے پچھلے چار سالوں سے کھید گاؤں میں بہت کم بارش ہوئی ہے۔ گاؤں کے لوگوں کو پیٹ بھر کر کھانے کو نہیں ملتا۔ پچھلے چھ مہینوں سے لڑکیوں کو سبزی کھانے کے لئے نہیں ملی اور جب سے غلہ مہنگا ہو گیا ہے پنڈتہ راماں بائی اور اس کی لڑکیوں نے چاول کھانا چھوڑ دیا اور جواری پر جو سب سے سستا اور موٹا اناج ہے گذارہ کرنے لگیں۔ گائیں بہت کم دودھ دیتی ہیں۔ سوا تیس بہت چھوٹے بچوں کے باقی بچوں کو دودھ اور مکھن نہیں ملتا۔ یقین ہے کہ خدا کے بندے ایسے وقت میں اپنے روپے سے پنڈتہ راماں بائی کی مدد کریں گے ؞

عفت

عفت میں تیرے صدقہ تو رحمت خدا کی ہے
تیرے بدن میں روح کسی پارسا کی ہے
تو رنگ روپ گلشن شرم و حیا کی ہے
تاثیر تیرے کام میں دارالشفا کی ہے
بدشکل عورتوں کو حسیں تو نے کر دیا
کیا جانے ان کی آنکھوں میں کیا تو نے بھر دیا
سب مردوزن کو تیری فضیلت پہ ناز ہے
اطفال کو بھی تیری ہی خصلت پہ ناز ہے
زہاد کو بھی تیری ہی طبیعت پہ ناز ہے
اہل نبرد کو تری ہمت پہ ناز ہے
تیرے بغیر حسن کے چہرہ پہ داغ ہے
تیرے بغیر حسن کا گھر بے چراغ ہے
عفت تو رشک روشنی کوہ طور ہے
حلقہ میں مہ جبینوں کے دریائے نور ہے
دوشیزہ لڑکیوں کا تجھی پر غرور ہے
تو بارگاہ حسن میں صدر الصدور ہے
ہر نیک بخت بہو کے رخ پر تری دمک
بڑھکر ہے بوئے گل سے بھی عفت تری مہک
تو گلرخوں کا تاج ہے زیور ہے اور ہار
تجھ پر ہزار جان سے شہزادیاں نثار
باغ جمال و حسن کی ہے باد خوشگوار
ذی جاہ ذی کمال ہے ذی رتبہ ذی وقار
منبع ہے خوبیوں کی تو اوصاف کی مدار ہے
انور کے دل کی تو ہے تسلی تو ہی قرار

راقم
رامانند انور منشی عالم
لودیانہ

حلیمی حلیمی حلیمی

حلیمی وارث ملک بقا ہے
حلیمی زینۂ راہ رضا ہے
حلیمی دل پسند و حق نما ہے
حلیمی حاصل ہر مدعا ہے
حلیمی بخشدے مجھکو خدایا
در اقدس پہ تیرے ہو نہیں آیا
حلیمی نیک تر اطفال جنتی
ہمیشہ بہترین افعال جنتی
ہے جاہ و عزت و اقبال جنتی
یہہ الفت۔ صبر۔ استقلال جنتی
عطا فرما مجھے اے رب حلیمی
مجھے بھی بخشدے یارب حلیمی
حلیمی عزت شوہر بڑھاتی ہے
یہہ ہے اطفال کو اپنے سکھاتی
خدا کے فضل پر ہے فضل باقی
ہے یہہ انسان اور یزداں کو بھاتی
مجھے بھی کر عنایت یاالٰہی
حلیمی و حلیمی و حلیمی ہے
حلیمی غیر کو نکو اپنے بنالے
نگاہ ناز سے اڑتوں کو بھاتے
پیام شوق سے چلتوں کو پکڑے
ذرا ہنسکر یہی مردے جلا دے
خداوندا براہ مہربانی ہے
مجھے اب دے حلیمی دے حلیمی
حلیمی شیوۂ پیغمبران است
حلیمی خاصۂ کل مومنان است
حلیمی پردہ پوش واعظانست۔ حلیمی طاقت ہر ناتوانست

عطا کن اب مرا وصل حلیمی
شدہ ابتر بجز این زندگانی ہے
حلیمی آتش غصہ بجھالے
غرور و کبر کا خرمن جلالے
یہی خونخوار سے مسکیں بچالے
رہ فردوس بھی یہہ ہی نکالے
عطا فرما حلیمی اب مسیحا
دل و جانسے ہے اسیر شاد شیدا

راقم دینا ناتھ شاد منشی نور افشاں

ضرورت

۲ ۳

نبوں مشن پریس کے لئے ایک ایسے مسیحی کاتب کی ضرورت ہے جو ایک اردو اخبار کی خوش نویسی کرنے کے قابل ہو۔ نیک چلنی کی اسناد کے ساتھ شادی شدہ ہونے یا نہ ہونے کی بھی اطلاع دینی چاہئیے

المشتہر
ڈاکٹر ٹی۔ ایل۔ پنیل۔ نبوں

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت دو کاپیونکی ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]
قیمت تین کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ ضمیمہ و محصول فی کاپی	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]
طالبعلموں کیلئے جو ہیڈ ماسٹر یا سپرنٹنڈنٹ کی معرفت درخواست کریں معہ محصول و ضمیمہ	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]

پادری۔ ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی۔ڈی۔ اڈیٹر و منیجر اخبار نور افشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ ایم۔ دایلی کے اہتمام سے چھپا ہے